فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دَارُالافتاء جَامِعَہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

سَمتِ قبلہ کا تعین ہونے کے باوجود صفیں درست نہ بنانے کا شرعی حکم

سوال:

ہماری مسجد میں قبلہ رخ کا ٹھیک ٹھیک تعین کر کے صفوں کے نشان لگائے گئے تھے، لیکن موجودہ امام صاحب کے حکم پر مسجد کے اس حصے میں جہاں صفوں کے نشان نہیں لگائے گئے، جمعہ وعیدین کی نماز کے لیے قبلہ رخ سے قدرے ہٹ کر صفیں بنائی جاتی ہیں۔ نماز جنازہ کے لیے بھی صفوں کی درستگی کا خیال نہیں رکھتے، اُن کا کہنا ہے: ''تھوڑے فرق سے کچھ نہیں ہوتا''، سوال یہ ہے کہ کسی مجبوری کے بغیر قبلہ رخ کا اہتمام کیے بغیر نماز ادا کرنا جائز ہے؟، (محمد یونس علوی، زمان ٹاؤن کورنگی کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب

استقبالِ قبلہ یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ ہونا شرائطِ نماز میں سے ہے، سمتِ قبلہ کی تعیین کے بعد ضروری ہے کہ درست سمت میں نماز ادا کریں اور سمتِ قبلہ سے معمولی سا بھی انحراف نہ کریں۔ جہتِ کعبہ کی طرف منہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار 45 درجہ رکھی گئی ہے، اگر 45 درجے سے زیادہ انحراف ہے، استقبالِ قبلہ نہیں ہوا اور نماز نہ ہوئی۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

''أَنَّهَا تَفْسُدُ بِتَحْوِيلِ صَدْرِهِ عَنِ الْقِبْلَةِ بِغَيْرِ عُذْرٍ، فَعُلِمَ أَنَّ الِانْحِرَافَ الْيَسِيرَ لَا يَضُرُّ، وَهُوَ الَّذِي يَبْقَى مَعَهُ الْوَجْهُ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جَوَانِبِهِ مُسَامَتًا لِعَيْنِ الْكَعْبَةِ أَوْ لِهَوَائِهَا، بِأَنْ يَخْرُجَ الْخَطُّ مِنَ الْوَجْهِ أَوْ مِنْ بَعْضِ جَوَانِبِهِ وَيَمُرُّ عَلَى الْكَعْبَةِ أَوْ هَوَائِهَا مُسْتَقِيمًا، وَلَا يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ الْخَطُّ الْخَارِجُ عَلَى اسْتِقَامَةٍ خَارِجًا مِّنْ جَبْهَةِ الْمُصَلِّي، بَلْ مِنْهَا أَوْ مِنْ جَوَانِبِهَا كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ ''الدُّرَرِ'': مِنْ جَبِيْنِ الْمُصَلِّي، فَإِنَّ الْجَبِيْنَ طَرَفُ الْجَبْهَةِ، وَهُمَا جَبِيْنَانِ''۔

ترجمہ: ''(نماز کے دوران) کسی عذر کے بغیر (سَمتِ قبلہ سے) سینہ پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا سا انحراف نقصان دہ نہیں اور وہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ چہرہ یا چہرے کی جوانب میں سے کچھ عینِ کعبہ یا اس کی فضا کے سامنے رہے، اس طرح کہ چہرہ سے یا اس کی بعض اطراف سے خط نکلے، تو وہ سیدھا عینِ کعبہ یا اس کی فضا کے اوپر سے گزرے اور لازم

(جاری ہے۔۔۔)

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دار العلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی

نوٹ: کسی بھی مسئلے کی تصدیق کے لیے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

نہیں کہ نکلنے والا خط سیدھا مصلّی کی پیشانی سے نکلنے والا ہو بلکہ اس سے یا اس کی جوانب سے نکلے جیسا کہ اس پر ''اَلدُّرَر'' کا قول ''مِنْ جبِیْنِ الْمُصَلِّیْ'' دلالت کرتا ہے کیونکہ جبین پیشانی کے کنارے کو کہتے ہیں اور یہ دو جبینیں ہیں، (رَدُّالْمُحْتَارِ عَلَی الدُّرِّالْمُخْتَارِ، ج:3،ص:104،دمشق)''۔

دورِ حاضر میں جدید آلات اور پیمائش کے جدید پیمانوں کی مدد سے قبلے کی ٹھیک ٹھیک سَمت معلوم کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے، بلکہ ایسے سافٹ ویر دستیاب ہیں، جن کے ذریعے کہیں بھی کسی بھی وقت قبلے کی درست سمت معلوم کی جا سکتی ہے۔مساجد میں محرابیں سَمتِ قبلہ کا تعین کر کے بنائی جاتی ہیں، اس کو دیکھ کر صفیں درست بنانی چاہئیں اور مسجدوں اور محرابوں کا اعتبار کیا جائے گا۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا قادری رحمہ اللہ تعالیٰ ''فَتَاوٰی خَیرِیّۃ'' اور ''حِلْیَۃُ الْمُحَلِّیْ شَرْحُ مُنِیۃِ الْمُصَلِّیْ'' کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''قَالَ الشَّارِحُ الزَّیْلَعِیُّ:لَایَجُوْزُ التَّحَرِّیُ مَعَ الْمَحَارِیْبِ''۔

ترجمہ:''شارح امام زیلعی نے فرمایا: محاریب کے ہوتے ہوئے اجتہاد اور غور وفکر کی ضرورت نہیں''۔حِلیۃ میں ہے:

''اَلْمحرَابُ فِیْ حَقِّ الْمُصَلِّیْ قَدْ صَارَ کَعَیْنِ الْکَعبَۃِ وَلِھٰذَا لَایَجُوْزُ لِلشَّخصِ أَنْ یَّجْتَھِدَ فِی الْمَحَارِیْبِ''۔

ترجمہ:''نمازی کے لیے محراب عین کعبہ کی طرح ہے، اسی لیے کسی شخص کو روا نہیں کہ وہ محاریب میں اجتہاد یا غور وفکر کرے''۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد6،ص:70)

صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ ''ردالمحتار'' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر اُن کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا یا تارے موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعے سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورتوں میں نماز نہ ہوئی، اگر خلافِ جہت کی طرف پڑھی، (بہارِ شریعت، جلد اول، ص:490)''۔

آپ کی مسجد میں قبلے کی درست سَمت کا تعین ہونے کے باوجود امام صاحب کا قبلے سے ہٹ کر صفیں بنوانا درست نہیں، زیادہ سے زیادہ 45 درجے تک انحراف کے ہوتے ہوئے نماز کے جواز کی گنجائش تب ہے، جب سَمتِ قبلہ مُتعین نہ ہو، جبکہ آپ کے بیان کے مطابق آپ کی مسجد میں سَمتِ قبلہ کا تعین کر کے صفوں کے نشانات لگائے گئے ہیں، پس امام صاحب کا یہ قول درست نہیں کہ ''تھوڑے فرق سے کچھ نہیں ہوتا''۔

فقہائے کرام نے جو سَمتِ قبلہ سے معمولی انحراف کے باوجود نماز کے جواز کی بات کی ہے، وہ اس پر محمول ہے کہ سَمتِ قبلہ مُتعین نہیں ہے اور کوئی تحرّی کر کے ایک جانب نماز پڑھتا ہے، جس کی بابت بعد کو معلوم ہوتا ہے کہ سَمتِ قبلہ سے قدرے انحراف تھا، تو نماز جائز ہو جاتی ہے، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں لینا چاہیے کہ سَمتِ قبلہ کا تعین ہو چکا ہے اور پھر جان بوجھ کر اس سے انحراف کیا جائے، پس امام صاحب کو فقہی جزءیات کی غلط تعبیر کے بجائے مُتعین سَمتِ قبلہ پر نماز پڑھانے کا التزام کرنا چاہیے۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دار الافتاء دار العلوم نعیمیہ، کراچی

17 ستمبر 2023ء